تلخیص و ترجمہ

ٹرکی ۱۹۴۰ء سے

(۲)

اس دوران میں ٹرکی کے تجارتی تعلقات جرمنی کے ساتھ برابر بڑھتے رہے۔ جنوری ۱۹۴۱ء میں جو اشیا ٹرکی سے جرمنی میں برآمد کی گئیں ان کی قیمت برطانیہ عظمیٰ میں برآمد کی ہوئی اشیا سے ۸۱۶۰۰۰ پونڈ زیادہ تھی۔ اس کے برعکس جنوری ۱۹۴۰ء میں ٹرکی سے جن چیزوں کی برطانیہ عظمیٰ میں برآمد ہوئی تھی، ان کی قیمت جرمنی بھیجی ہوئی اشیا سے ۱۹۳۹۰۰۰ پونڈ زیادہ تھی۔ فروری ۱۹۴۱ء میں ۲۲ ریلوے انجن اور ۱۷ ریل گاڑیاں جرمنی نے ٹرکی کو روانہ کیں، جس کے تبادلہ میں اس نے کھالیں بھیجیں۔ ۲۳ اپریل ۱۹۴۱ء میں ایک ضمنی تجارتی معاہدہ ہوا، جس میں ٹرکی نے مشینری کے تبادلہ میں جرمنی کو تمباکو دینے کا وعدہ کیا۔ ۱۸ جون ۱۹۴۱ء میں دونوں حکومتوں کے درمیان ایک دوستانہ معاہدہ[1] ہوا۔ یہ وہ وقت تھا جب جرمن اور بلغاری فوجیں ٹرکی کی سرحد تھریکیا پر جمع تھیں اور جرمنی کا کریٹ اور لیبیا پر قبضہ ہو چکا تھا۔ اس سیاسی ماحول کی وجہ سے برطانیہ عظمیٰ کو اس معاہدہ سے کچھ زیادہ حیرت نہیں ہوئی۔ اس کے ذریعہ سے دونوں حکومتوں نے ایک دوسرے کی قلمرو پر حملہ نہ کرنے کا عہد کیا۔ یہ معاہدہ دونوں ملکوں کے گہرے معاشی تعلقات کا آئینہ دار تھا۔ موسیو سراج اوغلو وزیر خارجہ ترکی نے اس معاہدہ کے بعد پریس کے نمائندوں کے سامنے بیان دیتے ہوئے ہدایت کی "آئندہ سے اخبارات اور ریڈیو کو دوستانہ اور باہمی اعتماد کی اسپرٹ کا لحاظ رکھنا چاہئے جو جرمنی اور ٹرکی کے تعلقات کی ہمیشہ سے خصوصیت ہے" اس کا اثر یہ ہوا کہ انقرہ ریڈیو نے

[1] دیکھئے ٹائمز ۱۹ جون ۱۹۴۱ء

برطانوی جنگی بیانات نشر کرنا روک دئے اور جرمنی کے بارہ میں اخبارات کے تبصرے نمایاں حد تک بدل گئے۔

اس معاہدہ کے چار روز بعد جرمنی نے روس پر حملہ کر دیا۔ اس وقت ترکی کو روس کی طرف سے پھر اندیشہ پیدا ہو گیا۔ ۲۲ر جون ۱۹۴۱ء میں ہٹلر نے ایک تقریر کی جس میں بیان کیا "مجھ سے موسیو مولوٹوف نے برلن میں نومبر ۱۹۴۰ء کی ملاقات کے دوران میں کہا تھا "ممکن ہے روس درِ دانیال پر قبضہ کر لے اس صورت میں آپ کے تاثرات کیا ہوں گے؟" ترکوں کو برانگیختہ کرنے کے لئے مزید کہا "برطانیہ عظمیٰ بھی اس میں روس کا ہمنوا تھا۔ ۳۰ر جولائی ۱۹۴۱ء میں جب روس اور پولینڈ کے درمیان مفاہمت ہو گئی تو ترکوں نے خیال کیا کہ اب غالباً روس نے اپنا دائرہِ عمل وسیع کرنے کی پالیسی کم از کم اس وقت ملتوی کر دی ہے۔

۱۰ر اگست ۱۹۴۱ء میں ایک مشترکہ اعلان[1] کے ذریعہ روس اور برطانیہ نے وعدہ کیا "ہم میں سے کسی کا قصد درِ دانیال پر حملہ کرنے کا نہیں ہے اور اگر کسی یورپین طاقت نے اس پر حملہ کیا تو ہم دونوں ہر امکانی امداد کریں گے۔ موسم خزاں ۱۹۴۱ء میں جب روسیوں نے جرمنوں کا شجاعانہ مقابلہ کیا تو ترکی اخبارات نے ان کی بیحد تعریف کی۔ ان باتوں کا تعلقات پر اچھا اثر پڑا۔ اسی زمانہ میں روس نے ترکی کو تیل بھیجا حالانکہ یہ وہ زمانہ تھا جب روس پر جرمنوں کے شدید حملوں کی وجہ سے بہت برا وقت پڑا تھا۔

اس اثناء میں بہت سے واقعات ان ملکوں میں رونما ہوئے جو ترکی کی سرحد سے ملے ہوئے ہیں۔ مئی ۱۹۴۱ء میں عراق کے اندر بغاوت ہوئی۔ برطانیہ عظمیٰ نے جب اسے دبا دیا تو ترکی اخبارات نے اطمینان کا اظہار کیا۔ اسی زمانہ میں وشی حکومت نے ترکی قلمرو سے جنگی سامان کے نقل و حمل کی اجازت مانگی مگر ترکی حکومت نے انکار کر دیا۔ شام کی جنگ سے خاص طور پر دلچسپی لی گئی۔ ۱۲ر جولائی ۱۹۴۱ء میں جب اس جنگ کے التواء کا معاہدہ ہوا تو ترکی اخبارات نے اسے بہت سراہا۔

---

[1] مانچسٹر گارجین، ۱۴ر اگست ۱۹۴۱ء

۲۵ اگست ۱۹۴۱ء میں روس اور برطانیہ نے متحدہ طور سے ایران پر حملہ کیا۔ اس وقت ترکوں میں مختلف قسم کے احساسات پیدا ہوئے۔ ترکی اخبارات نے اس پر سخت نکتہ چینی کی اور انقرہ ریڈیو نے اسی "حق و انصاف کے بلند بانگ دعووں کے خلاف" بتایا۔ ممکن ہے اس کی وجہ یہ ہو کہ ایران و ٹرکی میں خصوصی دوستانہ مراسم تھے۔ یا شاید ٹرکی کو روس کی طرف سے کچھ اندیشہ پیدا ہو گیا تھا۔

برطانیہ عظمیٰ جب اس قابل ہوا کہ ٹرکی کو کچھ زیادہ جنگی سامان بھیج سکے تو نقل و حمل کی دشواریاں حائل تھیں۔ اس وقت کپاس اور میلین جزائر پر جرمنی کا تسلط تھا اور صرف اسکندرونہ اور مرسینہ کی بندرگاہیں باقی تھیں جو بدقسمتی سے ریلوں کی آمد و رفت کے لئے مناسب ریلوے لائن نہ رکھتی تھیں۔ ان مجبوریوں کی وجہ سے اگست ۱۹۴۱ء میں اسکندرونہ کی بندرگاہ پر سامان کی اتنی زیادتی ہو گئی کہ کسی جگہ سامان بھیجنا دشوار تھا۔ جنوری ۱۹۴۲ء میں یونائٹڈ کنگڈم کمرشل کارپوریشن نے ٹرکی سے ایک معاہدہ کو سکندرونہ کی بندرگاہ پر ایک پل تعمیر کرنے اور مرسینہ کی پل کی مرمت کے بارے میں کیا۔ جنوری۔ اگست ۱۹۴۱ء کے دوران میں برطانیہ عظمیٰ نے ٹرکی کو بحری راستہ سے ۴۴۰۰۰ ٹن اشیاء روانہ کیں۔ جس میں سے ۳۶۰۰۰ ٹن صحیح سلامت پہنچ گئیں۔ ۲۹ ستمبر ۱۹۴۱ء میں ایک معاہدہ برطانیہ عظمیٰ اور ٹرکی کے درمیان ہوا۔ اس میں چار ملین پونڈ کی خور و نوش کی چیزیں ٹرکی نے برطانیہ عظمیٰ میں برآمد کرنے کا وعدہ کیا۔

جولائی ۱۹۴۱ء میں زراعتی اور مشینری سامان امریکہ سے ٹرکی بھیجا گیا اور دخانی جہازوں کی سروس باقاعدہ ترکی اور امریکہ کے درمیان جاری کی گئی۔ ۳۰ دسمبر ۱۹۴۱ء میں پریزیڈنٹ روزولٹ نے اعلان کیا کہ پٹہ پر قرض دینے کا دائرۂ عمل ترکی تک وسیع کیا جاتا ہے۔

مئی ۱۹۴۱ء سے اٹلی اور ٹرکی میں بحری تعلقات دوبارہ قائم ہو گئے۔ ستمبر ۱۹۴۱ء میں دونوں میں ایک معاہدہ ہوا، جس میں ترکی نے ۶ ملین پونڈ کی قیمت کا روغنِ زیتون، انڈے، انگورہ کی بکریوں کی نرم اون اور چمڑا دینا منظور کیا۔ اٹلی نے اس کے تبادلہ میں کیلیں، بحری پیام رسانی کے تار، گندھک، ہیٹ

اور بغیر ٹائر کی موٹریں دینے کا وعدہ کیا۔ اگست ۱۹۴۱ء میں ایک اٹلی کا ٹینک بردار جہاز (The Tarvisio) نے بحر اسود میں داخل ہونے کی کوشش کی۔ یہ بیان کر دینا ضروری ہے کہ یہ جہاز جنگی جہازوں کی فہرست میں داخل تھا اور معاہدہ مانترو کی رو سے دردانیال سے کوئی جنگی جہاز نہیں گذر سکتا ہے۔ یہ جہاز چناک کے مقام پر روک دیا گیا۔ آخر میں ترکوں نے درۂ دانیال سے اُسے گذرنے کی اجازت دے دی، لیکن اس کے تحفظ کے بارے میں کسی قسم کی ذمہ داری لینے سے صاف انکار کر دیا اس لئے یہ جہاز واپس چلا گیا۔

۱۸ر جون ۱۹۴۱ء کا ٹرکی اور جرمنی کا معاہدہ دونوں حکومتوں کے گہرے دوستانہ تعلقات کا آئینہ دار تھا۔ معاشی تعلقات کو بھی وسعت دینے کے لئے اکتوبر ۱۹۴۱ء تک گفت و شنید ہوتی رہی اور تجارتی معاہدہ میں جو ۹ر اگست ۱۹۴۱ء کو ختم ہو رہا تھا، اکتوبر ۱۹۴۱ء تک توسیع کر دی گئی۔ اس زمانہ میں جرمنی کے لئے نقل و حمل کا سوال بہت دشوار تھا "میریزا" دریا کے پل، جہاں سے استنبول صوفیا ریلوے لائن یونان کی قلمرو کو پار کرتی ہے۔ یونانیوں نے اپریل ۱۹۴۱ء کے دوران میں برباد کر دیئے تھے ابھی تک ان کی مرمت نہ ہو سکی تھی۔ اگست ۱۹۴۱ء میں جرمنوں نے ایک لاری سروس صوفیا اور استنبول کے درمیان جاری کی اور بحری راستہ سے ایک ہزار ٹن سے زیادہ ایک ہفتہ میں سامان بھیجنا ممنوع قرار دیا۔ جولائی ۱۹۴۱ء میں کلوڈیس انقرہ پہنچا اور اگست ۱۹۴۱ء تک ترکی حکومت سے ریلوے لائن، پل، اور سڑکیں جرمن ماہرین سے تعمیر کرانے کے بارے میں گفت و شنید کرتا رہا جو ناکام ثابت ہوئی۔ ممکن ہے اس ناکامی میں جرمنوں کی ان تحریروں کا بھی دخل ہو جو اسی مہینہ (اگست ۱۹۴۱ء) میں روسی حکومت نے پکڑی تھیں اور انھیں ترکوں کو دیدیا تھا، ان سے جرمنوں کی اس اسکیم کا انکشاف ہوتا تھا جو ٹرکی پر حملہ کرنے کے لئے بنائی گئی تھی۔ ستمبر ۱۹۴۱ء میں کلوڈیس دوبارہ انقرہ گیا اور اس کی جدوجہد سے ایک معاہدہ ۹ر اکتوبر ۱۹۴۱ء میں دونوں حکومتوں کے درمیان ہو گیا جس کی میعاد ۳۱ر مارچ ۱۹۴۳ء تھی۔ اس میں ۰۰ ملین پونڈ کی اشیاء کا تبادلہ منظور کیا گیا۔ ٹرکی نے جرمن کو فولاد اور جنگی سامان کے تبادلہ میں خام اشیاء

غلہ، روئی، تمباکو، روغنِ زیتون اور معدنیات دینے کا وعدہ کیا۔ تبادلہ میں کروم لینے کی کوششیں مدت سے جاری تھیں۔ اس زمانہ میں ٹرکی نے ۹۰۰۰۰ ٹن کروم ۱۹۴۳ء میں اور اسی قدر ۱۹۴۴ء میں دینے کی حامی بھرلی لیکن شرط یہ تھی کہ جرمنی کو ۱۸ ملین پونڈ کا جنگی سامان ۱۹۴۲ء کے ختم ہونے سے قبل دینا پڑیگا اور دوسال میں جو کروم دیا جائے گا اس کی قیمت کے مساوی جنگی سامان جرمنی دیگا۔

عصمت پاشا انونو نے یکم نومبر ۱۹۴۱ء میں پارلیمنٹ کے اندر ایک تقریر کے دوران میں کہا "بلقان کی آزادی ٹرکی کی خارجہ پالیسی میں بنیادی حیثیت رکھتی ہے" جنوری ۱۹۴۲ء میں یوگوسلوویہ اور یونان کے درمیان لندن میں ایک معاہدہ ہوا، اس کا ترکی اخبارات ٹان اور ینی صباح نے پرجوش خیر مقدم کیا، اور اسے اتحادِ بلقان کے لئے پہلا قدم قرار دیا۔

دسمبر ۱۹۴۱ء میں روس کے محاذ پر جرمن کی ناکامی کے اثرات بہت جلد نمودار ہوئے۔ جنوری ۱۹۴۲ء میں ایک جرمن رسالہ (Signal) کا داخلہ ترکی حدود میں ممنوع قرار دیا گیا۔ اسی زمانہ میں ۱۳ محوری ایجنٹ گرفتار کئے گئے۔ ان میں تین شامی تھے، جو استنبول کی جرمن نیوز ایجنسی میں مدت سے کام کر رہے تھے، ۱۸ جون ۱۹۴۲ء تک یورپ اور ٹرکی کے درمیان ریلوں کی آمدورفت جاری ہوئی تھی اس لئے اس عرصہ تک جرمنوں کی تجارتی سرگرمیاں کسی قدر محدود رہیں، ۲ جون ۱۹۴۲ء میں ٹرکی اور جرمنی میں ایک معاہدہ ہوا، جس میں ۵۵ ملین پونڈ قیمت کی اشیاء کا تبادلہ منظور کیا گیا۔ قیمت جنگ سے پہلے کی طے ہوئی۔ فی صدی کچھ منافع ضرور تھا، ۵۴ ملین پونڈ کی اشیاء کا تبادلہ دونوں ملکوں کے تاجروں نے اپنے طور پر کیا۔ اس میں قیمت کی کوئی تعیین نہ تھی، جولائی ۱۹۴۲ء میں ایک اطلاع تھی کہ جرمنی نے ۱۹ ملین پونڈ کے ریلوے انجن ٹرکی کو دینے کا وعدہ کیا ہے۔

فروری ۱۹۴۲ء میں ٹرکی اور اٹلی نے ۲½ ملین پونڈ قیمت کی اشیاء کا تبادلہ منظور کیا۔ ٹرکی نے اٹلی کو آہنی ظروف، کیلوں، تار، پائپ، موٹروں، گندھک، سگریٹ، پیپر ہیٹ، کیمیاوی اشیاء،

دواسازی کے آلات، رنگوں اور خوشبوؤں کے تبادلہ میں روغن زیتون، افیون۔ انڈے اور کھالیں دینے کا وعدہ کیا۔

۱۹۴۲ء میں برطانی اور ٹرکی تجارت باوجود نقل وحمل کی دقتوں کے برابر بڑھتی رہی۔ جنوری جون ۱۹۴۲ء کے عرصہ میں ۱۵ ملین پونڈ کی چیزیں، جن میں جنگی سامان داخل نہیں برطانیہ عظمیٰ نے ٹرکی میں درآمد کیں، اس کے مقابلہ میں ۱۹۴۰ء میں ۸ ماہ کی مدت میں صرف ۳٫۶۰۰٫۰۰۰ پونڈ کا سامان پہنچا تھا۔ ۱۹ فروری ۱۹۴۲ء میں لندن کے اندر ترکوں کی "حزب قوم" (People's Party) کی طرف سے ہیئت اجتماعی کا ایک مرکز (Halkqi) قائم کیا گیا (ٹرکی میں اس طرح کے ۴۰۰ مرکز ہیں) یہ سب سے پہلا مرکز تھا جو ٹرکی کے باہر قائم ہوا۔ اسی مہینے میں ڈاکٹر آراس کی جگہ رؤف حسین اور بے، سابق ٹرکی وزیر اعظم کو سفیر[1] بناکر لندن بھیجا گیا۔ یکم ستمبر ۱۹۴۲ء میں ممتاز ترک اخبار نویسوں کا ایک وفد لندن پہنچا اور برطانوی وزیر رسل ورسائل کا مہمان ہوا۔ ان تمام باتوں سے ٹرکی اور برطانیہ عظمیٰ کے باہمی خوش گوار تعلقات کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

جون ۱۹۴۲ء میں شمالی افریقہ میں جرمنی کی کامیابیوں کی وجہ سے ٹرکی میں ایک شدید بے چینی تھی، برطانیہ عظمیٰ کی طرف سے ترکوں کی رائے عامہ اس وجہ سے بہت متاثر تھی کہ وہ برابر سامان بھیج رہا تھا۔ موسیو سراج اوغلو نے جو ڈاکٹر سیدام کی وفات کے بعد وزیر اعظم ہوگئے تھے۔ ۵ راگست کی تقریر کے دوران میں کہا کہ "ٹرکی کے سیاسی نظام میں برطانیہ عظمیٰ کی بنیادی حیثیت ہے۔" آپ نے برطانیہ عظمیٰ کا ۱۹۴۱ء میں بھیجے ہوئے ۱۰۰٫۰۰۰ ٹن غلہ کا شکریہ ادا کیا۔ امریکہ کا بھی شکریہ ادا کیا گیا۔ جس نے ۱۵۰٫۰۰۰ ٹن غلہ بھیجنے کا وعدہ کیا تھا۔ جنوری ۱۹۴۲ء میں مسٹر لارنس اسٹین ہارڈ جو اس سے قبل روس کے سفیر رہ چکے تھے۔ امریکہ کی طرف سے ترکی سفیر بناکر بھیجے گئے۔ انھیں خوشگوار مراسم کا نتیجہ ہے کہ اس وقت امریکہ سے جنگی سامان

---

[1] غالباً یہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں کہ سفیروں کی شخصیتوں سے باہمی تعلقات کے نشیب وفراز کا اندازہ کیا جاتا ہے۔ ع

بہت بڑی مقدار میں پٹہ پر پہنچ رہا ہے۔

سر اسٹیفورڈ کرپس کی فروری ۱۹۴۲ء کی ایک تقریر سے روس کی طرف سے ترکی کو پھر روایاتی اندیشہ پیدا ہوگیا۔ اس میں سر کرپس نے روس کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا کہ اسے شورشوں کا خاتمہ کرنے کے لئے جنگ کے بعد برلن پر قبضہ کرنا چاہئے۔ روس و ترکی کے باہمی تعلقات پر بم کے مقدمہ کا بھی برا اثر پڑا۔ انقرہ میں ۲۴ فروری ۱۹۴۲ء میں فان پاپن سفیر جرمنی متعینہ ترکی سے ۱۸ گز کے فاصلہ پر ایک بم پھٹا تھا یہ بم یوگوسلاویہ کے ایک کمیونسٹ نے پھینکا تھا جو خود اس بم کی زد میں آگیا۔ اس سلسلہ میں ۴ افراد کے کے خلاف مقدمہ چلایا گیا۔ جس میں دو روسی حکومت کے شہری تھے۔ ایک استنبول کے روسی محکمہ انتظام سیاحاں (The Soviet Intourist Bureau.) کا ملازم تھا دوسرا ایک تاریخ کا پروفیسر تھا جو استنبول کے روسی قنصل خانہ کا بھی ایک رکن تھا۔ یہ مقدمہ جون ۱۹۴۲ء تک چلتا رہا۔ ۱۵ر جون کو اس کا فیصلہ سنایا گیا، جس میں روسی شہریوں کو بیس بیس سال قید با مشقت کی سزا دی گئی۔ دوسرے دو مجرم ترک تھے انھیں دس دس برس کی سزا ہوئی۔ روسی حکومت نے اس مقدمہ کے آغاز ہی میں اعلان کردیا تھا کہ وہ اس معاملہ میں کسی قسم کا دخل دینا نہیں چاہتی ہے۔ روسی اخبارات نے ضرور اس فیصلہ پر بہت اُدھم مچایا اور تشدد پسندانہ رویہ اختیار کیا۔ اس صورت حالات میں روسی سفیر انقرہ سے ماسکو آیا اور اپنی حکومت کو صحیح واقعات سے اطلاع دی۔ اس واقعہ سے ترکی اور روسی حکومتوں کے تعلقات پر کوئی خاص اثر نہ پڑا اس کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ موسیو جواد حجن کی وزارت خارجہ میں تیسری شخصیت تھی۔ اسی زمانہ میں روس کے اندر ترکی سفیر بنا کر بھیجے گئے۔ آپ ۳ر اگست ۱۹۴۲ء میں انقرہ سے کوبی شیف روانہ ہوگئے تھے۔

جرمنوں نے جب بحر اسود کی آخری بندرگاہ (نوا پسے) بھی روس سے چھیننے کا ارادہ کیا تو یہ سوال پیدا ہوا کہ اس کے بعد بحر اسود کے روسی بیڑے کی حیثیت کیا ہوگی؟ معاہدہ مانترو کی رو سے محارب قوموں کے جہاز دردانیال سے اس وقت تک نہیں گذر سکتے جب تک ترکی بھی محارب قوموں میں داخل نہ ہو۔ جنگ کی

صورت میں اسے کلی اختیار ہے جسے چاہے گذرنے دے، ٹرکی کی خارجہ پالیسی میں غیر جانبداری بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ موسیو سراج اوغلو وزیر اعظم نے اپنی ۵ اگست ۱۹۴۲ء کی تقریر میں ایک بار پھر غیر مبہم الفاظ میں اعلان کیا "ٹرکی کو اس کی غیر جانبداری سے دنیا کی کوئی چیز اس وقت تک نہیں ہٹا سکتی جب تک خود اس پر حملہ نہ ہو" ٹرکی دردانیال کا سرگرم محافظ ہے۔ غالباً وہ معاہدہ مانترو کی خلاف ورزی نہیں کرے گا اس معاہدہ کے لئے اسے سخت جدوجہد کرنا پڑی تھی۔ دوسرے اس کی پابندی سے اس کی غیر جانبداری قائم رہتی ہے جو ٹرکی کی خارجہ پالیسی کا سب سے اہم عنصر ہے!

(باقی آئندہ) ع۔ص

خلافتِ راشدہ

یہ تاریخ ملت کا دوسرا حصہ ہے جس میں عہدِ خلفاءِ راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے واقعات مستند قدیم وجدید عربی تاریخوں کی بنیاد پر صحت وجامعیت کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں اور انھیں بے کم وکاست مورخانہ ذمہ داری کے ساتھ سپردِ قلم کیا گیا ہے۔ صحابہ کرامؓ کے ان ایمان پرور اور جرأت آفریں کارناموں کو خصوصیت کے ساتھ نمایاں کرکے پیش کیا گیا ہے جو تاریخِ اسلامی کی پیشانی کا نور ہیں اور جنھیں پڑھکر آج بھی فرزندانِ قوم کے مردہ وافسردہ دلوں میں زندگی وحرارتِ ایمانی کی لہریں دوڑنے لگتی ہیں۔ نونہالانِ ملت کے دماغوں کی اسلامی اصول پر تربیت کے لئے یہ کتاب بہترین ہے۔ کتاب کی ترتیب میں تاریخ نویسی کے جدید طرز کو ملحوظ رکھا گیا ہے اور زبان شستہ ورفتہ استعمال کی گئی ہے اور طرزِ بیان دلچسپ ودلنشین اختیار کیا گیا ہے، واقعات کے بیان کے ساتھ ان واقعات کے اسباب وعلل اور ان کے اثرات ونتائج سے بھی تعرض کیا گیا ہے۔ یہ کتاب کالجوں اور سکولوں کے کورس میں داخل ہونے کے لائق ہے صفحات ۴۳۲ قیمت غیر مجلد دو روپے آٹھ آنے مجلد ۳ر

منیجر ندوۃ المصنفین دہلی۔ قرول باغ